# کیا تفویض کا اعتقاد، یعنی دنیا کے امور کی تدبیر ائمہ اطہارعلیہم السلام کو جو دیا ہے قابل قبول ہے؟

<"xml encoding="UTF-8?>

سوال

آئمۂ سے متعلق تفویض کے اثبات میں ہمارے علم میں چند احادیث آئی ہیں کیا یہ تفویض غیر استقلالی ہے ؟
عن محمد بن سنان قال: كنت عند أبي جعفر عليه السلام فذكرت اختلاف الشيعة فقال: إن الله لم يزل فرداً متفرداً في الوحدانية ثم خلق محمداً وعلياً وفاطمة عليهم السلام فمكثوا ألف دهر, ثم خلق الأشياء وأشهدهم خلقها وأجرى عليها طاعتهم وجعل فيهم ما شاء, وفوض أمر الاشياء إليهم في الحكم والتصرف والارشاد والأمر والنهي في الخلق, لأنهم الولاة فلهم الأمر والولاية والهداية, فهم أبوابه ونوابه وحجابه يحللون ما شاء ويحرمون ما شاء ولا يفعلون إلا ما شاء }عباد مكرمون * لا يسبقونه بالقول وهم بأمره يعملون{ فهذه الديانة التي من تقدمها غرق في بحر الافراط ومن نقصهم عن هذه المراتب التي رتبهم الله فيها زهق في بر التفريط, ولم يوفِ آل محمد حقهم فيما يجب على المؤمن من معرفتهم, ثم قال: خذها يا محمد فإنها من مخزون العلم ومكنونه.
http://shiaonlinelibrary.com/الكتب/1456_بحار-الأنوار-العلامة-المجلسی-ج-٢٥/الصفحة_341 اور یہ ایک اور حدیث بھی ہے : وأما المعاني فنحن معانيه ومظاهره فيكم، اخترعنا من نور ذاته وفوض إلينا أمور عباده، فنحن نفعل باذنه ما نشاء، ونحن إذا شئنا شاء الله، وإذا أردنا أراد الله ونحن أحلنا الله عز وجل هذا المحل واصطفانا من بين عباده وجعلنا حجته في بلاده http://shiaonlinelibrary.com/الكتب/1457_بحار-الأنوار-العلامة-المجلسی-ج-٢٦/الصفحة_16#top

ایک مختصر

ہمارے علم کے مطابق ائمہ (ع) کے تفویض کے ثبوت میں چند احادیث نقل کی گئی ہیں، کیا یہ تفویض غیر محکم ہے؟ «وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِی جَعْفَرٍ الثَّانِی(ع) فَذَكَرْتُ اخْتِلَافَ الشِّیعَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَمْ یَزَلْ فَرْداً مُتَفَرِّداً فِی وَحْدَانِیَّتِهِ ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وَ عَلِیّاً وَ فَاطِمَةَ فَمَكَثُوا أَلْفَ أَلْفِ دَهْرٍ ثُمَّ خَلَقَ الْأَشْیَاءَ وَ أَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وَ أَجْرَى عَلَیْهَا طَاعَتَهُمْ وَ جَعَلَ فِیهِمْ مِنْهُ مَا شَاءَ وَ فَوَّضَ أَمْرَ الْأَشْیَاءِ إِلَیْهِمْ فَهُمْ قَائِمُونَ مَقَامَهُ یُحَلِّلُونَ مَا شَاءُوا وَ یُحَرِّمُونَ مَا شَاءُوا وَ لَا یَفْعَلُونَ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ فَهَذِهِ الدِّیَانَةُ الَّتِی مَنْ تَقَدَّمَهَا غَرِقَ وَ مَنْ تَأَخَّرَ عَنْهَا مُحِقَ خُذْهَا یَا مُحَمَّدُ فَإِنَّهَا مِنْ مَخْزُونِ الْعِلْمِ وَ مَكْنُونِهِ»؛ (بحار الأنوار، ج 25، ص 25). ایک اور حدیث میں آیا ہے:«وَ أَمَّا الْمَعَانِی فَنَحْنُ مَعَانِیهِ وَ مَظَاهِرُهُ فِیكُمْ اخْتَرَعَنَا مِنْ نُورِ ذَاتِهِ وَ فَوَّضَ إِلَیْنَا أُمُورَ عِبَادِهِ فَنَحْنُ نَفْعَلُ بِإِذْنِهِ مَا نَشَاءُ وَ نَحْنُ إِذَا شِئْنَا شَاءَ اللَّهُ وَ إِذَا أَرَدْنَا أَرَادَ اللَّهُ وَ نَحْنُ أَحَلَّنَا اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ هَذَا الْمَحَلَّ وَ اصْطَفَانَا مِنْ بَیْنِ عِبَادِهِ وَ جَعَلَنَا حُجَّتَهُ فِی بِلَادِهِ»؛ (بحار الأنوار، ج 26، ص 14).

تفصیلی جوابات

توحیدی نظریہ کے مطابق، خداوند متعال کی ذات کے علاوہ کوئی مخلوق مطلق آزاد و مختار نہیں ہے۔
ذات باری تعالی کے علاوہ تمام مخلوقات اسی ذات کے مظہر اور تجلی ہیں جو اپنی ذات و صفات میں اسی ذات

سے وابستہ ہیں۔ اور وہ سب مخلوقات ذاتی طور پر خداوند متعال کے محتاج ہی۔ اس بناپر کائنات میں تدبیر امور کے مانند ذاتی طور پر ہر قسم کی مداخلت اور موثر ھونا خداوند متعال سے مخصوص ہے اور ان صفات الہی کو صرف مظہر و تجلی کے عنوان سے مخلوقات سے نسبت دینا جائز ہے اور سوال میں ذکر کی گئی روایات بھی اسی نکتہ کی طرف تاکید کرتی ہیں۔
دوسری جانب سے فلسفہ اور عرفان کے مطابق کہا جاسکتا ہے کہ: انسان کامل، خداوند متعال کا بلند ترین مظہر ہے اور وجود کی جامعیت کی وجہ سے یہی انسان کامل ھستی کے بلند مقام پر فائز ھونے کے سبب، اپنے سے نچلے درجہ کی مخلوقات کے بارے میں خلق و پرورش کے سلسلہ میں ربوبی اور واسطہ کا رول ادا کرتا ہے۔ کیونکہ انسان کامل مخلوقات کے لئے خداوند متعال کے فیض کا واسطہ اور وسیلہ ھوتا ہے۔[1]
اس کے علاوہ ، امام صادق ﴿ع﴾ کے بیان کے مطابق ، انسان جس قدر ذات الہی کی عبودیت کی راہ میں فنا فی ا للہ ھونے کی کوشش کرتا ہے، اسی قدر ربوبیت کی تجلی کے مقام تک پہنچ سکتا ہے۔[2]
اس لحاظ سے تفویض اور مخلوقات کے امور کو ائمہ اطہار﴿ع﴾ کو سونپے جانے کے یہ معنی ہیں کہ وہ خداوند متعال کے فیض کا واسطہ ہیں، نہ یہ کہ وہ خداوند متعال سے الگ اور آزادانہ طور پر کوئی کام انجام دے سکیں، کیونکہ خدا کے علاوہ کسی کو معمولی حد میں بھی آزاد اور مستقل سمجھنے کا اعتقاد شرک اور خلاف توحید ہے۔

[1] گرامی، محمد علی، لولا فاطمه، ص22، دار الفکر، طبع اول، 1381ش.
[2] «العبودية جوهر كنهها الربوبية فما فقد من العبودية وجد فى الربوبية»؛ مصباح الشریعة، ج 1، ص 5، مؤسسة الاعلمی للمطبوعات، بیروت، چاپ اول، 1400ق؛ همچنین ملا حظه هو: «ربوبیت و انسان کامل»، سؤال 3416؛ «انسان و ربوبیت»، سؤال 10528؛ «امام علی (ع) و علم غیب و خالق زمین و رعد و برق»، سؤال 7474.